عقائد" کی عبارت نقل کر کے جو مؤقف اختیار کیا گیا ہے وہ جمہور اہل السنّت والجماعت کے موقف سے ہٹ کر ہے، جبکہ یہاں اس کو جمہور اہل السنّت کا موقف قرار دیا گیا ہے، چنانچہ شرح عقائد کی عبارت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"شرح عقائد" کی مذکورہ بالا عبارت میں غور کرو، اس میں صیغہ متکلم مع الغیر ہے، اپنی ذات کی نہیں بلکہ تمام اہل السنّت کی ترجمانی کر رہا ہے اور علم عقائد کی کتابوں میں صرف اسی شرح عقائد کو نصاب تعلیم کے اندر داخل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آج تک کسی عالم نے اس کتاب کو خارج کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔"

شرح عقائد کو بعض دیگر خصوصیات کی وجہ سے نصابِ تعلیم میں داخل کیا گیا اور ابھی تک باقی رکھا گیا ہے، جہاں تک صاحب کتاب علامہ تفتازانی رحمہ اللہ کا یزید کے متعلق یہ نظریہ ہے اور انہوں نے اس کیلئے جمع متکلم کا صیغہ اختیار کیا ہے یہ درست نہیں ہے، اس پر کتاب کے شرّاح نے بھی رد کیا ہے اور دوران درس اساتذہ کرام بھی اس پر تنبیہ کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مایہ ناز عالم دین اور محقق علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمہ اللہ نے شرح عقائد کی شرح "نبراس" (ص:۳۳۲) میں علامہ تفتازانی کی عبارت میں تقطیع کر کے ہر ایک بات پر دلائل کے ساتھ رد پیش کیا ہے، ان کے علاوہ "شرح عقائد" کی دیگر اردو عربی شروحات میں بھی اس مقام پر علامہ تفتازانی کے اختیار کردہ مؤقف پر نقطہ چینی کی گئی ہے اور اسے صحیح قرار نہیں دیا گیا۔ لہٰذا مرتب کیلئے ضروری تھا کہ یا تو حاشیہ میں اس پر تنبیہ کر دیتے یا پھر اس کو حضرت کے تفردات میں ذکر کر دینا زیادہ مناسب تھا۔ اسی طرح رفع سبابہ کے متعلق (ص:۳۰۲) پر جو کہا گیا ہے وہ جمہور کا مسلک نہیں ہے، بلکہ جمہور کے ہاں تشہد میں رفع سبابہ مسنون ہے۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور مسند احمد میں اس کی روایات موجود ہیں۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے "تزئين العبارة بتحسين الإشارة" کے نام سے رفع سبابہ کے اثبات اور سنیت سے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا ہے، علامہ عبدالقادر رافعیؒ ان سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وقال ملا على القاري في رسالة له ألفها في إثبات سنية الإشاره : والصحيح المختار عند جمهور أصحابنا أنه يضع كفيه على فخذيه ، ثم بوصوله إلى كلمة التوحيد يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والإبهام ويشير بالمسبحة رافعاًلها عند النفي واضعاً لها عند الإثبات ، ثم يستمر على ذٰلك لأنه ثبت العقد عند الإشارة بلاخلاف ، ولم يوجد أمر بتغييره ، والأصل بقاء الشئ على ماعليه ، واستصحابه إلى آخر الأمر۔" (التحرير المختار لرد المحتار:۱/۶۳، سعيد)

امداد الفتاوی (۱/۱۳۶۔۱۴۲) میں موجود رفع سبابہ کی تفصیلی بحث کا مطالعہ بھی اس سلسلے میں مفید رہے گا۔

کتاب کی ترتیب و تالیف میں سلیقہ مندی کا خیال نہیں رکھا گیا، بعض جگہ مندرجات سے عنوانات بڑے قائم کیے گئے ہیں، کمپوزنگ پر بھی مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ کتاب میں صاحب سوانح کی باکمال شخصیت کو اس طرح نکھار کر پیش نہیں کیا گیا جس طرح ہونا چاہیے تھا، امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں ان امور کی درستگی کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ کتاب کی طباعت درمیانے درجے کی ہے۔

......☆......